عکاس ہے۔ انھوں نے ادب کے ہر میدان میں اپنا لوہا منوایا۔ ایک باب بطور دینی اسکالر بھی قائم کیا گیا ہے جس میں قرآن و حدیث اور فقہ پر ان کی مہارت کے ساتھ ساتھ ان کی تاریخ دانی، تعلیمی نظریات اور معاشرتی افکار کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ مقالے کے آخر میں مصنف نے نعیم صدیقی صاحب کی علمی و ادبی اور تحریکی و صحافتی سرگرمیوں کا مجموعی جائزہ پیش کیا ہے۔ ضمیمہ جات کے تحت ان کے مضامین و مقالات کی فہرست، عکسِ تحریر اور شجرۂ نسب (حضرت ابوبکر صدیقؓ) تک دیا گیا ہے۔ کتاب اپنی پیش کش، زبان و بیان کی سلاست، تحقیق و جستجو اور تنقید و تبصرے کے حوالے سے مصنف کی محنت، لگن اور شوق کی غماز ہے۔

اس سے پہلے نسبتاً ایک مختصر کتاب نعیم صدیقی: حیات و خدمات ادارہ معارف اسلامی لاہور سے ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئی تھی جو زیادہ تر تاثراتی مضامین پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا نعیم صدیقی کی حیات اور ان کے افکار کا مربوط، مرتب اور تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کرتی ہے، اس طرح یہ ان پر اوّلین مستند اور باحوالہ کتاب ہے۔ (قاسم محمود احمد)

ہم نے جماعت اسلامی کو کیسا پایا؟ تالیف: پروفیسر نور ور جان۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۳۲۴۷۶۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

جماعتِ اسلامی نے اپنے قیام (۱۹۴۱ء) ہی سے اُمت مسلمہ کو درپیش فکری چیلنج کا بھرپور جواب دیتے ہوئے مغربی تہذیب کے غلبے کے سحر کو توڑا۔ مزید برآں اپنے افکار، لٹریچر، تنظیم اور کردار سے ہر طبقے کے لوگوں کو متاثر کیا اور بہت سوں کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا۔ زیرتبصرہ کتاب ایسے ہی ۵۹ نفوسِ قدسیہ کے دل چسپ اور ایمان افروز احساسات و جذبات کا گراں قدر مجموعہ ہے۔ قوتِ عمل کو مہمیز دینے والے یہ تاثراتی مضامین اور مکالمات (انٹرویو) کی صورت میں ہیں۔ ان میں زیادہ تر وہ ہیں جو سیّد مودودی کی شخصیت، کردار، ایثار و قربانی، طرزِ استدلال، انداز افہام و تفہیم اور دل سوزی سے متاثر ہوئے، اور وہ بھی ہیں جو جماعت کی تنظیم، طریق کار سے متاثر ہوئے اور اس قافلۂ عزیمت کے ہمرکاب ہوئے، اور وفاداری بشرط استواری اصل ایمان کا مصداق بن گئے۔

مولانا گوہر رحمان جماعت اسلامی میں آنے کے بعد اپنے اندر آنے والی تبدیلیوں اور